66242 ـ غوطہ خوری کا پیشہ رکھنے والے شخص کے حلق میں پانی چلا جائے تو وہ کیا کرے ؟

سوال

میں روزانہ سمندر میں غوطہ خوری کرتا ہوں، اور بعض اوقات سمندری پانی کی پھوار حلق تك چلی جاتی ہے، لیکن پیٹ میں نہیں گئی، کیا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ؟
اور کیا میرے کام کی سختی کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکوں تو مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (39232) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ: (روزے دار کے لیے پانی میں غوطہ خوری کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اسے حسب استطاعت حرص رکھنا ہوگی کہ پیٹ میں پانی داخل نہ ہو).

دوم:

رمضان المبارك کے روزے رکھنا ارکان اسلام میں سے ایك رکن ہے، چنانچہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے رمضان کے روزہ میں سستی کرنا، یا پھر صرف کام کاج کی مشقت کی بنا پر روزہ ضائع کرنا جائز نہیں، بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اسے روزہ رکھنے اور کام کاج دونوں جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو اور وہ کام کرنے پر مجبور نہ ہو تو پھر روزہ مقدم کیا جائیگا، اور اگر ممکن ہو تو ملازمت سے چھٹی حاصل کر لے اور اگر ممکن نہ ہو اور وہ ڈیوٹی پرجانے کے لیے مجبور ہو تو وہ رات کو روزے کی نیت کر کے صبح روزہ رکھ لے، اور اگر دوران کام اسے شدید مشقت پیش آئے اور روزہ برداشت نہ ہو تو اس کے لیے ضرورت کی بنا پر روزہ کھولنا جائز ہے، اور اس روزہ کی قضاء بعد میں ادا کرنا ہوگی، اور اگر اس کے لیے روزہ مشقت نہ بنے اور اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو ایسا کرنا واجب ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (43772) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 234).

سوم:

جب روزہ دار پانی میں تیراکی کرے اور اس کے اختیار کے بغیر پانی اس کے حلق میں چلا جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا، کیونکہ اس نے قصدا ایسا نہیں کیا، امام احمد رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے.

دیکھیں: المغنی (3 / 358) الانصاف (7 / 434) الشرح الممتع (6 / 393).

چہارم:

سائل کا یہ کہنا: کہ پانی اس کے حلق میں چلا جاتا ہے، لیکن پیٹ میں داخل نہیں ہوا "

شائد پیٹ سے مراد وہ معدہ لے رہا ہے.

روزہ فاسد کرنے والی اشیاء میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا کھانا پینا حلق تك جانا معتبر ہے، یا کہ معدہ تك پہنچنا معتبر ہوگا ؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مؤلف رحمہ اللہ نے چھ مسائل بیان کیے ہیں جن میں انہوں نے حکم کو روزے دار کے حلق تك پانی پہنچنے پر معلق کیا ہے، چنانچہ حکم کا دائرہ حلق تك پانی پہنچنے کے ساتھ رکھا ہے نہ کہ معدہ میں پہنچنے تك، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ: معدہ تك مفطر چیز کا پہنچنا حکم ثابت کرتا ہے، اور اس میں کوئی شك وشبہ نہیں کہ یہی مقصود ہے، جبکہ کتاب و سنت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ حلق تك پہنچنے سے حکم ثابت ہو جاتا ہے، لیکن فقہاء رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

حلق تك پہنچنا معدہ تك پہنچنے کا غماز ہے، اور اندر خالی جگہ تك مفطر چیز کا پہنچنا حکم ثابت کرتا ہے، اور حلق بھی اندر اور خالی ہے" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 393).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

روزے کی حالت میں تیراکی اور غوطہ خوری کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جب پانی حلق یا معدہ میں بغیر قصد اور ارادہ کے پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا.

واللہ اعلم .